Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲ رجب ۱۳۹۷ھ ۲۰ احسان ۱۳۵۶ہش ۲۰ جون ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۳۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

دانت کی تکلیف اور ضعف کی شکایت ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

فضلِ عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۷ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس سال فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے لئے ۲۷ جون تا ۱۱ جولائی ۱۹۷۷ء دو ہفتوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ امراء کرام اور مربیانِ سلسلہ اپنے حلقہ میں اس کلاس کے لئے موزوں افراد کا انتخاب فرما کر جلد اطلاع دیں۔ ہر جماعت کی نمائندگی لازمی ہے۔ تعلیم اور امتحان کے لئے یہ تین معیار مقرر کئے گئے ہیں:۔

معیارِ اوّل: بی۔اے، مولوی فاضل یا اِس سے زیادہ تعلیم والے۔

معیارِ دوم: ایف۔اے اور میٹرک۔

معیارِ سوم: میٹرک سے نیچے تعلیم رکھنے والے طلباء اور طالبات۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

آئندہ اتوار ملاقات ہوگی، انشاء اللہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صرف آئندہ اتوار ۲۶ جون/احسان کو بشرطِ صحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوگی انشاء اللہ۔ احباب صبح ۹ بجے تک تشریف لے آئیں۔ اِس اتوار سے پہلے اور اِس اتوار کے بعد تا اطلاع ثانی ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور دوستوں سے ملاقات فرما سکیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خاتمہ بالخیر ہونے اور نیکیوں کی توفیق پانے کے لئے ایک اہم پہلو دُعا ہے

جو کامل یقین کے ساتھ اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا اس کی تمام مشکلات دُور ہو جائینگی

"سُورہ فاتحہ میں بھی خدا تعالیٰ نے دعا کی تعلیم دی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بڑی عظیم الشان اور ضروری چیز ہے اس کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں۔ اور اپنے انہیں چار صفات کا ذکر اوّل کیا ہے جن سے دعا کی تحریک دل میں پیدا ہوتی ہے وہ چار صفات اس کی ربّ العٰلمین، رحمٰن، رحیم، مالک یوم الدّین ہیں جو اُمّ الصفات ہیں۔ ربّ کے معنے ہیں کہ ذرّہ ذرّہ کی ربوبیت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ عالم اُسے کہتے ہیں کہ جس کی خبر مل سکے یا جس کا علم ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز دُنیا میں ایسی نہیں جس کی ربوبیت اللہ تعالیٰ نہ کرتا ہو۔ ارواح اجسام وغیرہ سب کی ربوبیت کر رہا ہے، وہی ہے جو ہر ایک چیز کی حسبِ حال اس کی پرورش کرتا ہے۔ جہاں جسم کی پرورش کرتا ہے وہاں رُوح کی سیری اور تسلّی کے لئے بھی معارفِ حقائق عطا فرماتا ہے۔ رحمٰن ہے کہ قبل پیدائش انسان کی بلا مزد و محنت اس کے آرام کے سامان مہیّا کر دیئے۔ زمین، چاند، سُورج، ہوا، پانی وغیرہ جس قدر اشیاء انسان کے لئے ضروری ہیں اُس کے پیدا ہونے سے پہلے موجود ہوتی ہیں اور رحیم ہے یعنی کسی کی سچّی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ مالک یوم الدّین ہے وقتِ جزاء کا مالک بھی ہے، اِس قدر صفات اللہ کے بعد دعا کی تحریک کی ہے۔ واقعہ میں جب انسان اللہ تعالیٰ کی ہستی اور ان صفات پر ایمان لاتا ہے تو خواہ مخواہ رُوح میں ایک جوش اور تحریک پیدا ہوتی ہے اور رُوح دعا کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف جُھکتی ہے اِس لئے اس کے بعد دُعا کی تحریک کی ہے کہ تُو جب ربّ، رحمٰن، رحیم، مالک یوم الدّین ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ اپنی ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت، مالکیت سے میری مشکل کشائی فرما، اور وہ صراطِ مستقیم دکھا جو تُو اپنے پیارے برگزیدوں کو دکھاتا رہا ہے۔ ہم تیری راہ بجز تیرے فضل کے نہیں پا سکتے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلّیات اور رحمتوں کے پانے کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے بلکہ اس کی تجلّیات کا ظہور دعا کو چاہتا ہے اِس لئے اس پر ہمیشہ کمر بستہ رہو اور کبھی مت تھکو اسی کے ذریعہ انسانوں کو مخلصی ملتی ہے۔ غرض اصلاحِ نفس کے لئے اور خاتمہ بالخیر ہونے کیلئے نیکیوں کی توفیق پانے کے لئے دوسرا پہلو دعا ہے جو اُسے کامل یقین اور طاقت سے استعمال میں لاوے گا اور اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا اُس کی تمام مشکلات دُور ہو جائیں گی اور عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ احسان ۱۳۵۶ ہش
۲۰ جون ۱۹۷۷ء

توجّہ الی اللہ اور اُس کے عظیم الشّان ثمرات

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر پر بہت زور دیا ہے کہ محض ایمان لے آنا اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا بلکہ ایمان لانا اُس وقت مثمر ثمرات ہوتا ہے، جب اس کے مطابق اعمالِ صالحہ بھی بجا لائے جائیں۔ بسا اوقات دیکھا جاتا ہے کہ لوگ زبانی اقرار کی حد تک ایمان میں تو بہت پختہ ہوتے ہیں لیکن باوجود خواہش کے انہیں اعمالِ صالحہ بجا لانے کی توفیق نہیں ملتی۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہونے کی بجائے دنیا کی طرف ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا کمانے میں ہی منہمک رہتے ہیں البتہ کبھی کبھار جب انہیں خیال آتا ہے تو اس بات پر افسوس کا اظہار کرنے لگتے ہیں کہ وہ اعمالِ صالحہ بجا لانے سے محروم ہیں مگر چونکہ افسوس کا یہ اظہار محض عارضی ہوتا ہے اس لئے تاسف کی یہ حالت دور ہونے کے بعد وہ پھر دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور دنیا کمانے میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ پھر انہیں اعمالِ صالحہ کا خیال تک نہیں آتا۔

بات یہ ہے کہ اعمال میں توجہ کا بہت دخل ہوتا ہے۔ جس چیز کی طرف انسان کی توجہ ہوتی ہے اُسی کے مطابق وہ حرکت میں آتا اور رُو بہ عمل ہوتا ہے۔ چونکہ ان کی توجہ دنیا کی طرف ہوتی ہے اس لئے دنیوی کام سرانجام دینے کے سوا کوئی اور کام کرنے کا انہیں خیال تک نہیں آتا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ توجہ کو خالص طور پر اللہ کی طرف رکھیں اور اس کا فائدہ یہ بتایا ہے کہ انہیں اعمالِ صالحہ بجا لانے کی توفیق ملتی چلی جائے گی نیز واضح فرمایا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ نہیں ہوگا کہ وہ دنیوی کاموں سے غافل ہو جائیں۔ اعمالِ صالحہ بجا لانے کے ساتھ ساتھ وہ دنیوی کام بھی انجام دیں گے لیکن خدا تعالیٰ کی طرف رجوع رکھنے کے باعث ان کی انجام دہی بھی خدائی احکام کے مطابق ظہور میں آئے گی نہ یہ کہ وہ دنیوی کاموں میں ہی منہمک ہو کر رہ جائیں اور اعمالِ صالحہ بجا لانے کی انہیں سرے سے توفیق ہی نہ ملے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی توجہ خالص طور پر اللہ ہی کی طرف رکھیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ" (التحریم آیات ۹)

ترجمہ: اے مومنو! اپنا رجوع خالص طور پر اللہ کی طرف رکھو (اس کے نتیجہ میں) کوئی تعجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری بدیوں کو مٹا دے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

ایمان لانے کے بعد توجہ الی اللہ ایسی چیز ہے جو انسان کی بدیوں کو مٹا کر اسے نیکیاں بجا لانے کی توفیق سے ہمکنار کرتی چلی جاتی ہے۔ ایسی حالت میں وہ جو دنیوی کام بھی جائز طریق پر سرانجام دیتا ہے وہ بھی عند اللہ نیکیوں میں شمار کئے جاتے ہیں اور اس طرح وہ کلّی طور پر بدیوں کے ارتکاب سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ الفرقان میں خالص طور پر اپنی توجہ کو اللہ کی طرف کرنے اور اس کے حضور میں جھکنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"فَاُولٰٓىِٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝" (الفرقان آیت ۷۱)

ترجمہ: پس یہی وہ لوگ ہیں جن کی بدیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

رو بخدا ہونے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ مومن دین کو دنیا پر مقدم رکھیں اور اپنی دنیوی مصروفیات کو کسی لحاظ سے بھی دینی تقاضوں کی بجا آوری میں حارج نہ ہونے دیں بلکہ دنیوی کاروبار اور تعلقات کو بھی دین کے تابع رکھیں اسی لئے رو بخدا ہونے کے اس مفہوم کو واضح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کو یہ حکم بھی دیا کہ:-

"فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ مُنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ ۙ" (الرّوم آیات ۳۱، ۳۲)

ترجمہ: پس تو اپنی ساری توجہ دین کے لئے مخصوص کر دے ایسی صورت میں کہ تجھ میں کوئی کجی نہ ہو۔ (تو) اللہ (کی پیدا کی ہوئی) فطرت کو اختیار کر، (وہ فطرت) جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی پیدائش میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی قائم رہنے والا دین ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں (پس اے قرآن کے مخاطب! تو دین فطرت کو اختیار کر اور) خدا کی طرف جھک اور اس کا تقویٰ اختیار کر۔ اور تم سب نماز کو اس کی شرائط کے ساتھ ادا کرو اور مشرکوں میں سے مت بنو۔

یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ ایمان لانے کے بعد مقبول اعمال بجا لانے کی توفیق انہیں لوگوں کو ملتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے، خدا ہی کے ہو جاتے اور اسی میں ہو کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہی وہ خوش نصیب ہوتے ہیں جو اپنی ساری توجہ دین کی طرف پھیر دیتے ہیں اور دنیا کو دین کی راہ میں حارج نہیں ہونے دیتے۔ جن کی توجہ دین کی بجائے دنیا کی طرف ہی رہتی ہے وہ ایمان لانے کے باوجود فی الحقیقت ایمان سے کورے ہی ہوتے ہیں۔ اسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی طرف رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلّہ بھاری رکھے مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کی مصروفیت اس قدر دنیا میں ہے کہ یہ پلّہ بھاری ہوتا نظر نہیں آتا۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جاوے۔ فلاں زمین مل جاوے، فلاں مکان بن جاوے۔ حالانکہ اسے چاہیئے کہ اذکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے ہرگز کام نہیں آ سکتا جب تک کہ خدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا۔ ہر بات اور ہر فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہیں ٹھہرے گا۔ دنیا کا ایک بت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔" (باقی صفحہ ۵ پر)

حضرت مولانا ابوالعطاء مرحوم کی یاد میں

ٹال سکتا ہے خداوندا تری تقدیر کون
توڑ سکتا ہے ترے قانون کی زنجیر کون

اپنی تو تدبیر بھی ہے قبضۂ تقدیر میں
بن ترے ہے میرے مولا مالکِ تدبیر کون

موت کے آگے کسی کی پیش جا سکتی نہیں
ورنہ اپنی جاں بچانے میں کرے تقصیر کون

چھوڑ کر دنیا کو خالد جا بسا ہے خلد میں
اب چلائے حجّت و برہان کی شمشیر کون

کون دے گا دشمنانِ دیں کو اب مسکت جواب
اب مجالس میں کرے گا دلربا تقریر کون

اے ہمارے بوالعطاء تجھ پر خدا کی رحمتیں
اب ترے منہ سے سنے قرآن کی تفسیر کون

وہ ترا فرقان تیرے علم و عرفاں کا امیں
اب عطا اس کو کرے گا دل کشا تحریر کون

خود بنائے گا جسے چاہے وہ تیرا جانشیں
جز خدا کرتا ہے ملّت کی بھلا تعمیر کون

ہے بھروسہ قادرِ مطلق پہ ورنہ اے ظفر
اصفیاء کی موت پر ہوتا نہیں دلگیر کون

(ظفر محمد ظفر (احمد نگر))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"کفنِ مسیحؑ" کے متعلق عصرِ حاضر کا عظیم الشان انکشاف

حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر سے اُتارے جانے کے بعد زندہ تھے

(مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ انچارج جرمنی)

(۲)

مصنف کتاب ("یسوع مسیح نے صلیب پر وفات نہیں پائی") نے کتاب کے شروع میں سب سے پہلے بائیبل کے حوالہ سے اس بحث کو شروع کیا ہے کہ حضرت مسیح کا صلیب پر وفات پاکر لعنتی موت مرنا ان کے اپنے دعاوی کے خلاف تھا۔ اُن کا دعویٰ یہ تھا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔ اِدھر صورتِ حال یہ تھی کہ ان کو صلیبی موت دی جا رہی تھی جو بائیبل کی رُو سے لعنتی موت ہے اور اُس سے بچنے کی اُنہیں کوئی سبیل نظر نہیں آتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ یہود نے اُن پر طنز کی کہ اگر یہ خدا کا پیارا ہے تو چاہیئے کہ خدا اُسے صلیب سے بچالے۔ اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ انہوں نے فی الواقعہ صلیب پر وفات پائی تو بائیبل کی رُو سے اُن کا خدا کا بیٹا یا پیارا ہونے کا دعویٰ باطل ٹھہرتا ہے کیونکہ اُسے خدائی تصدیق حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے جواب میں عیسائیوں کا یہ موقف کہ حضرت مسیح کے آنے کی غرض ہی صلیبی موت پاکر دنیا کے گناہوں کا کفارہ بننا تھا اِس بناء پر غلط ہے کہ اگر یہ درست ہوتا تو وہ صلیب دیئے جانے کے وقت یہ نہ کہتے کہ "اے خدا تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا!" کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر انہوں نے صلیب پر وفات پائی تو یہود کا اعتراض درست ثابت ہو جائے گا اور اب یہود بائیبل کی رُو سے یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ خدا نے بھی ان کے دعوے کی تصدیق نہیں کی کیونکہ وہ صلیب پر مر کر لعنتی ہو گئے ہیں۔

پھر مصنف یہ لکھتا ہے کہ عیسائیوں کا یہ کہنا بھی درست معلوم نہیں ہوتا کہ اُنہوں نے اپنی خوشی سے صلیب پر جان دی۔ اِس کی دلیل اُن کی وہ درد بھری دعا ہے جو اُنہوں نے گتسمنی کے باغ میں سجدے کی حالت میں رو رو کر کی کہ "اے خدا! اگر ممکن ہو تو یہ لعنتی موت کا پیالہ مجھ سے ٹال دے۔" جو شخص اپنی مرضی سے اور خوشی سے قربانی کا بکرا بن رہا ہو وہ ایسی دعائیں نہیں کیا کرتا۔ بات دراصل یہ تھی کہ صلیبی موت سے بچنے کے تمام امکانات ختم ہوتے دیکھ کر انہیں بجا طور پر اپنے مشن میں ناکامی اور اپنی پیشگوئیوں میں نامرادی کا خوف نظر آیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اس قبل از وقت اور ذلّت کی موت سے بچنے کے لئے اتنے درد سے دُعا کرتے رہے ورنہ اگر صلیبی موت میں اُن کے مشن کی تکمیل کا راز مضمر ہوتا تو اُن کا اس سے بچنے کی دعا کرنا خود اپنے مشن میں ناکام رہنے کی کوشش کرنے کے مترادف تھا۔

اِس بحث کا نتیجہ نکالتے ہوئے مصنف کہتا ہے کہ آج دو ہزار سال کے بعد ہم پُورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس خدا باپ نے اپنے بیٹے کی تضرعات کو مکمل طور پر سُنا بلکہ اس کا ارادہ ہی نہیں تھا کہ مسیح کو صلیب پر مرنے دیتا۔

اِس کے بعد کتاب میں اِس سائنسی تحقیق کا مفصّل بیان شروع ہوتا ہے جس نے مسیحی دُنیا میں ہلچل مچا دی ہے۔ مصنّف نے پہلے یہ بتایا ہے کہ اِس چادر یا "کفنِ مسیح" کی تاریخی حیثیت کیا ہے۔ یہ کپڑا جو چار میٹر ۳۶ سنٹی میٹر لمبا اور ایک میٹر ۱۰ سنٹی میٹر چوڑا ہے ۱۵۷۸ء سے اٹلی کے ایک تاریخی قصبہ ٹورین (TURIN) کے شاہی گرجا میں ایک خاص کمرے میں چاندی کے ایک صندوق میں محفوظ ہے اس سے قبل یہ فرانس میں تھا۔ ۱۳۴۹ء اور ۱۵۳۲ء میں دو بار یہ آگ کی زد سے بمشکل بچایا گیا۔ اس آگ کی وجہ سے اس کے بعض حصے جل گئے جن کو بعد میں بڑی احتیاط سے مرمّت کیا گیا تاہم اس پر مرتسم مسیح کی شبیہہ کے دونوں حصے (اس کے نصف پر لمبائی کے رُخ مسیح کے سیدھے حصے کی سر سے لے کر پاؤں تک کی تصویر ہے اور دوسرے نصف پر پیٹھ والے حصے کی تصویر ہے) معجزانہ طور پر بالکل محفوظ رہے ہے۔ اس وقت یہ کپڑا تہ بتہ کر کے رکھا جاتا تھا لیکن جب سے ٹورین میں آیا ہے اسے لپیٹ کر رکھا جاتا ہے۔

مصنف ازراہِ تفنّن یہ کہتا ہے کہ اگر اس وقت لوگوں کو یہ معلوم ہوتا کہ اس کی تحقیق مسیحی عقائد میں کیا طوفان پیدا کرے گی تو وہ اس کے جل جانے میں اپنی عافیت سمجھتے۔

فرانس میں یہ کپڑا ۱۲۰۴ء میں قسطنطنیہ سے اُس وقت لایا گیا جب اسلام کے ساتھ صلیبی جنگوں کا زور تھا۔ قسطنطنیہ میں یہ کپڑا قریباً سات صدیوں تک رہا ہے۔ تاریخ سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ ۴۳۶ء میں ایک چادر ملکہ یوڈوکیسا نے قسطنطنیہ بھیجی تھی۔ اس سے پہلے کے تاریخی آثار ناپید ہیں۔

چادر اور اس کے نقوش کے اصلی ہونے کے متعلق پوپ پئیس یازدہم (POPE PIUS XI) کی شہادت موجود ہے کہ "یہ اتنی ہی قابلِ اعتبار ہے جتنی کہ خود بائیبل" اور یہ کہ "یہ کسی انسانی ہاتھ کا کام نہیں۔"

اسی طرح کارڈینل فوساطی (FOSSATI) جس کی زیرِ نگرانی چادر کی دوسری تصویر کشی (۱۹۳۱ء) کا کام سرانجام پایا، نے جرمن ٹی وی کے ایک وفد کے سامنے مندرجہ ذیل شہادت دی:-

"میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ اتنی دُور جرمنی کے ملک سے اس بیش بہا اور اپنی نوعیت کے انوکھے تبرک "کفنِ مسیح" کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ خداوند نے ٹورین کے قصبہ کو یہ غیر معمولی یادگار عطا کر کے ایک خاص اعزاز بخشا ہے یعنی وہ دستاویز جو ہمیں اس بات کی یاد دلاتی ہے کہ اس نے ہمارے لئے کیا کیا دُکھ اُٹھائے ہیں تاکہ ہمیں اپنے خداوند خدا سے ملائے۔ میں آپ کی جد وجہد کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ آپ اس عظیم الشان کام کے بہترین ثمرات اپنے لوگوں کے لئے مہیا کریں گے۔"

قارئین کے سامنے اس سائنسی تحقیق اور اس کے نتائج کی اجمالی تفصیل رکھی جاتی ہے۔

سائنسی تحقیق کے ضمن میں تین مختلف چیزیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ا۔ چادر پر مرتسم انسانی شبیہہ۔ ب۔ چادر پر موجود خون کے دھبے۔ ج۔ چادر کا کپڑا۔

چادر پر دکھائی دینے والی انسانی شبیہہ کی فوٹوگرافی سے کئی باتیں منصۂ شہود پر آئی ہیں:-

اوّل یہ کہ یہ انسانی شبیہہ ایک منفی تصویر ہے جو کیمیاوی مرکبات میں تیار شدہ چادر پر جسم کے پسینے کی تبخیر اور جسمانی توانائی کی شعاعوں کے ذریعے پیدا ہونے والے قدرتی عملِ فوٹوگرافی سے پیدا ہوئی ہے۔ یہ امر بجائے خود اس بات کی دلیل ہے کہ چادر میں لپیٹا جانے والا شخص زندہ تھا نیز یہ کہ وہ شخص کوئی معمولی انسان نہ تھا جس کے لئے اس قسم کی چادر کا اہتمام کیا گیا۔ بائیبل سے ثابت ہے کہ یوسف آرمتیہ والا جو ایک متموّل اور پوشیدہ طور پر مسیح کے ماننے والوں میں سے تھا ایک چادر لے آیا تھا جس میں مسیح کے جسم کو لپیٹا گیا تھا۔

دوم یہ کہ جس شخص کی یہ شبیہہ ہے اس کے سر پر لمبے لمبے بال تھے جو کندھوں کے اُوپر سے ہو کر گردن کے نیچے تک جاتے ہیں۔ یہ بعینہٖ مسیح کی وہی تصویر ہے جو زبانی روایات کی بناء پر عیسائی دُنیا میں معروف چلی آتی ہے۔

سوم۔ تصویر کے چہرے کے خد و خال فلسطینی یہودیوں کے خد و خال سے ملتے ہیں۔ حضرت مسیح کا شجرۂ نسب بھی بتاتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ آپ حضرت داؤدؑ کی نسل سے تھے۔

چہارم۔ ہاتھوں اور پاؤں پر سوراخوں کے نشان اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ چادر میں لپیٹے جانے والے شخص کو صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ مزید یہ کہ ہاتھوں میں جو کیل لگائے گئے وہ ہتھیلی کے وسط میں نہیں بلکہ ہتھیلی اور کلائی کے درمیان والے دبیز حصے میں لگائے گئے تھے۔ یہ چیز چرچ کی اس روایتی غلطی کی تصحیح کرتی ہے جس کے مطابق کیل کا مسیح کی ہتھیلی کے وسط میں پیوست ہونا دکھایا گیا ہے نیز یہ کہ مصلوب ہونے والے شخص کی ہڈیاں سلامت رہیں۔

پنجم۔ چہرے اور جسم کا بھرا ہوا ہونا بتاتا ہے کہ یہ شخص زیادہ عرصہ صلیب پر نہیں رہا۔ بائیبل کے بیان سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تین یا چار گھنٹے صلیب پر رہے اور سبت کی تیاری کی وجہ سے شام سے پہلے پہلے صلیب پر سے اُتار لئے گئے۔

ششم۔ شبیہہ میں دائیں آنکھ سوجی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ یہ لازماً اُس زدوکوب کی وجہ سے ہوا جس کا تاریخی بیان کے مطابق حضرت مسیح کو تختۂ مشق بنایا گیا۔

ہفتم۔ کپڑے کے نصف حصے پر لمبائی کے رُخ جسم کے سیدھے یعنی چہرے والے حصے کی شبیہہ ہے اور دوسرے نصف پر اُلٹی یعنی پیٹھ والی طرف کی شبیہہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چادر کا نصف جسم کے نیچے بچھایا گیا اور باقی نصف لمبائی کے رُخ اُوپر اوڑھا دیا گیا۔ دونوں حصوں کے اُوپر مختلف نوعیت کے خون کے دھبوں کے نشانات ہیں جو اپنی اصلی صورت (نہ کہ منفی صورت میں) میں کپڑے پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ ان کا ذکر آگے آتا ہے۔

ب۔ چادر پر موجود خون کے دھبوں میں سے قابلِ ذکر وہ ہیں جو بائیں ہاتھ کی کلائی کے اُوپر، ماتھے کے اُوپر اور اُلٹے حصے کی جانب گُدی کے اُوپر دکھائی دیتے ہیں۔ ان کے علاوہ دائیں اور بائیں بازو پر بھی خون کے نشانات ہیں۔ یہ خون کے دھبے جو ہاتھ، ماتھے اور گُدی پر کے زخموں سے نکلنے والے خون سے پیدا ہوئے اپنی مکبّر صورت میں ایک نمایاں حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ یہ سب بہتے ہوئے تازہ خون کے دھبے ہیں جو اس بات کا بیّن ثبوت ہیں کہ جو شخص اس چادر میں ملبوس تھا اس کا دل حرکت کر رہا تھا اور اگر وہ حضرت مسیحؑ ہی تھے تو وہ چادر کے اندر زندہ حالت میں لپیٹے رہے نہ کہ مُردہ حالت میں۔

ان دھبوں کی الگ الگ ہیئت ترکیبی یہ ہے۔ کلائی کے دھبے کی مکبّر صورت بتاتی ہے کہ خون اپنے مرکز (ہتھیلی والے کیل کے زخم) سے نکل کر تین مختلف سمتوں میں بہتے ہوئے کپڑے میں جذب ہوتا رہا۔ یہ قرینِ قیاس نہیں کہ وہ خون جو مسیح کو صلیب پر لٹکاتے وقت ہتھیلی میں کیل ٹھونکنے سے نکلا ہوگا وہی بعد میں کپڑے کے اُوپر لگ گیا ہوگا کیونکہ خون جسم سے نکلنے کے بعد ۱۵-۲۰ منٹ کے اندر اندر جم کر سخت ہو جاتا ہے، اس حالت میں وہ کپڑے میں جذب ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ یہ بھی قابلِ تسلیم نہیں کہ مسیح کے صلیب پر وفات پا جانے کے بعد جب اُنہیں کپڑے میں لپیٹا گیا تھا تو خون از سرِ نو بہنے لگا ہوگا کیونکہ یہ ایک طبی حقیقت ہے کہ دل کی حرکت بند ہو جانے کے آدھ گھنٹہ بعد خون نہ صرف جسم کے اندر منجمد ہو جاتا ہے بلکہ دل میں جزوی خلا پیدا ہو جانے کے باعث بیرونی جلد کی بال سے باریک نالیوں میں اندر کی طرف کھچ جاتا ہے جس کے نتیجے میں جلد کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔ اگر حضرت مسیحؑ صلیب پر وفات پا چکے تھے تو ان کے خون کا منجمد ہو جانا لازمی تھا۔ اس صورت میں جسم کے کپڑے میں لپیٹے جانے پر خون کے از سرِ نو بہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ لہٰذا یہ لازمی نتیجہ نکلتا ہے کہ چادر میں لپیٹے وقت اور اس کے بعد بھی آپ کا دل حرکت کر رہا تھا جس کی بدولت تازہ خون کی سیلانی جاری رہی۔ پھر خون کے بہاؤ سے پیدا ہونے والی تینوں سمتوں کے زاویوں میں اختلاف بھی اس امر کی دلیل ہے کہ جسم کے صلیب پر سے اتارے جانے کے وقت سے لے کر چادر میں لپیٹے جانے تک جسم کی مختلف حالتوں کے دوران دل حرکت کرتا رہا۔

پہلی سمت جو بازو کے ساتھ ۴۲ درجے کا زاویہ بناتی ہے اس وقت پیدا ہوئی جب جسم کو صلیب پر سے اُتارا جا رہا تھا۔ دوسری سمت جو بازو کے ساتھ ۶۷ درجے کا زاویہ بناتی ہے خون کی وہ سمت ہے جس میں سے خون کیل لگاتے وقت نکلا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کیل نکالتے وقت تھوڑا سا خون اس سمت میں پھر بہ نکلا ہوگا۔ تیسری سمت وہ ہے جو جسم کے چادر میں لپیٹ دیئے جانے کے بعد خون بہنے سے بنی۔ یہ لمبائی میں پہلی دو سمتوں سے چھوٹی ہے اور گولائی کی طرف مائل ہے۔ جیسا کہ شبیہہ کے نقش بتاتے ہیں اس حالت میں جسم افقی حالت میں تھا اور بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ کے اُوپر ایسے طور پر تھا کہ دائیں ہاتھ کے زخموں کے نشان چھپے ہوئے ہیں خون اس حالت میں بہ کر بجائے اِدھر اُدھر بہنے کے وہیں کپڑے کے اندر جذب ہوتا رہا۔

ایک اور دلچسپ نظارہ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بائیں بازو کے اُوپر بہنے والے خون کے دھاروں کی سمت وہی ہے جو ہاتھ کے زخم سے نکلنے والے خون کی سمت نمبر ۱ ہے جبکہ بائیں بازو پر خون کے دھاروں کے نشان بازو کے متوازی پڑے ہوئے ہیں اس سے اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے کہ عمودًا گاڑی ہوئی صلیب پر سے پہلے دائیں ہاتھ کو الگ کیا گیا اور پھر بائیں ہاتھ کو اور اس دوران دایاں ہاتھ نیچے کی طرف لٹکا رہا۔ خون کا یہ بہاؤ بھی دل کی حرکت پر دلالت کرتا ہے۔ حضرت مسیحؑ کے مُردہ ہونے کی حالت میں خون کا اس طور پر بہنا ناممکن تھا۔ (باقی)

قائدین خدّام الاحمدیّہ کی خصوصی توجّہ کے لئے

قائدین خدام الاحمدیہ درج ذیل امور کی طرف فوری اور خاص توجّہ فرمائیں:-

۱۔ ماہِ رواں میں مطالعہ کے لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب الوصیت مقرر ہے۔ جملہ خدام سے مطالعہ کروائیں اور خدام کو نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی تحریک فرمائیں۔

۲۔ مرکزی امتحانات خدام و اطفال کے حل شدہ پرچے فوری مرکز میں ارسال فرمائیں۔

۳۔ ماہ مئی کی رپورٹ کارگزاری جلد بھجوائیں۔

قائدین اضلاع، نگران حلقہ جات اور قائدین مقامی سے درخواست ہے کہ ان امور کی طرف فوری توجّہ فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیّہ مرکزیّہ)

اعلان دار القضاء

مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ محلہ دارالصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم چوہدری پیر محمد صاحب ولد چوہدری محمد الدین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱/۲ واقع محلہ دارالصدر برقبہ دو کنال مشترکہ طور پر ایک ایک کنال عائشہ وسیم صاحبہ اور میرے خاوند مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

میرے علاوہ دیگر وارثان مرحوم کو بھی قطعہ مذکورہ بالا میں سے مرحوم کا حصّۂ زمین مظفر محمود صاحب پسر مرحوم کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ ۱/۲ میں سے میرے خاوند مرحوم کا حصّۂ زمین برقبہ ایک کنال مظفر محمود صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۳۱۷۱
میں بشیر احمد ولد محمد رمضان صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان پختہ مالیتی اندازاً ۲۰۰۰۰/- روپے واقع مری روڈ۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد: بشیر احمد مکان ۱۷۸/۹ احمد منزل مری روڈ۔ راولپنڈی۔ گواہ شد: تنویر احمد توقیر احمد پسران موصی راولپنڈی۔ گواہ شد: عبد المنان ناہید۔ وصیت ۱۲۹۲۲ لاہور

مسل ۲۳۱۷۲
میں خالد نسیم احمد ولد محمد مجید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک رسٹ واچ مالیتی ۱۲۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد: خالد نسیم احمد ۸/۱ دار النصر غربی ربوہ۔ گواہ شد: ماسٹر بشیر احمد سیکرٹری مال دار النصر غربی ربوہ۔ گواہ شد: محمد سعید وصیت ۱۹۹۵۶ ربوہ

مسل ۲۳۱۷۳
میں طاہرہ زکیہ زوجہ محمد رشید الدین خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۴۰۰۰/- روپیہ
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ: طاہرہ زکیہ مکان ۶۰۴/۵ غلام محمد آباد لائلپور۔ گواہ شد: محمد یعقوب صدر محلہ غلام محمد آباد لائلپور گواہ شد: غلام مصطفےٰ زعیم انصار اللہ گلبرگ۔ لائلپور۔

مسل ۲۳۱۷۴
میں بشارت احمد ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۸۰۰/- روپے بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: بشارت احمد ۶ ماڈرن اکاؤنٹس کالونی دھرم پورہ لاہور۔ گواہ شد: نذیر احمد ۸/۴۰ سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا۔ گواہ شد: شیخ مبارک محمود پانی پتی۔ لاہور

مسل ۲۳۱۷۵
میں تبسم بشارت زوجہ بشارت احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰/- روپے
(۲) زیورات طلائی وزنی ۱۸ تولہ ۲ رتی مالیتی ۸۵۰۰/- روپے (۳) زیورات نقرئی وزنی ۶ تولہ ۲ ماشہ مالیتی ۵۴/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ: تبسم بشارت۔ ۶ ماڈرن اکاؤنٹس کالونی دھرم پورہ۔ لاہور
گواہ شد: نذیر احمد ۸/۴۰ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔
گواہ شد: بشارت احمد۔ لاہور
(خاوند موصیہ)

اپنے کاروبار کے فروغ کیلئے الفضل میں اشتہار دیجئے

اداریہ

صفحہ ۲ سے آگے

اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کرکے دیکھے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ کس طرح نمائش اس نے دنیا کے لئے ہی تیار کی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے...... پس خوب یاد رکھو کہ مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے۔"
(تقریر حضرت اقدس ۲۹، ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء)

عشرہ وصولی کی رپورٹ بھجوائیں

قائدین کرام خدام الاحمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ عشرہ وصولی (یکم تا ۱۰ رجون) کی رپورٹ فوری طور پر بھجوائیں اور وصول شدہ رقوم بھی مرکز میں بھجوائیں۔
(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کی بھتیجی منصورہ بنت مکرم نثار احمد صاحب نیر ہیڈ ماسٹر جامعہ ملیہ سکول حیدرآباد ۱۸ جون کو محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر میں بعمر ۹ ماہ وفات پا گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو نعم البدل عطا فرمائے اور صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین
(منور احمد لیسرا سینئر ریسرچ اسسٹنٹ واپڈا۔ حیدرآباد)

درخواست ہائے دعا

(۱) چوہدری محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر عرصہ دو ماہ سے بارلود نزلہ کے گر جانے کے باعث شدید بیمار رہے ہیں اب ایک دو روز سے قدرے افاقہ ہے احباب کامل شفا کے لئے دعا فرمائیں۔
(ہدایت اللہ شاہ انسپکٹر بیت المال۔ ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر)
(۲) چوہدری نذیر نعیم صاحب قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولپور کی ٹانگ کی ہڈی ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد سے جلد صحت دے اور ہر تکلیف سے بچائے آمین:
(رانا مبارک احمد سیکرٹری مال بہاولپور)
(۳) مکرم ڈاکٹر عبد الرحمان صاحب آف کوٹ عبد المالک کی اہلیہ بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے
(محمد اسحاق صوفی مربی انچارج ضلع شیخوپورہ)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے!
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون: ۶۰۶/۶۰۷

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر تعزیتی قرار دادیں

جماعتِ احمدیہ مغربی جرمنی

جماعتِ احمدیہ مغربی جرمنی کا یہ غیر معمولی اور ہنگامی اجلاس حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دختر نیک اختر تھیں آپ کا مقام سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خاص عزت و احترام کا حامل ہے۔ ابھی آپ کی عمر صرف چار سال کی تھی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا "نواب مبارکہ بیگم" حضور کا یہ الہام ۱۹۰۹ء میں آپ کا عقد حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ رئیس مالیر کوٹلہ سے ہونے پر پورا ہوا اور اس طرح آپ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کہلائیں۔

آپ کا وجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخشندہ نشانوں میں سے ایک تھا آپ کی وفات سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ آپ نہایت نیک، شریف، منکسر المزاج، ہمدرد، صاحب رؤیا و کشف خاتون تھیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے بہت سی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ آنحضرتؐ کے "فرقہ نسواں پر احسانات" سے متعلق آپ کی نظم رہتی دنیا تک زبانِ زد خاص و عام رہے گی۔ آپ کی وفات کے اس عظیم صدمہ کو جرمنی میں مقیم ہر احمدی فرد محسوس کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے دعا گو ہے کہ وہ حضرت سیدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں جگہ دے۔ آمین

افراد جماعتِ احمدیہ مغربی جرمنی اس صدمہ عظیم پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت سیدہ موصوفہ کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں سے دلی طور پر ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(ممبران جماعتِ احمدیہ مغربی جرمنی)

لجنہ اماء اللہ لنڈن

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی وفات کی خبر سنکر از حد صدمہ و افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیدہ مرحومہ کی وفات کی خبر سنکر لجنہ لندن کا ہنگامی اجلاس مسجد کے ملحقہ ہال میں ہوا جس میں تمام ممبراتِ لجنہ نے اپنی ہر دلعزیز ہستی کی جدائی پر نہایت افسوس کا اظہار کیا۔ سیدہ محترمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولادیں سے ایک نایاب موتی اور جماعت کے لئے نصیحتوں اور دعاؤں کا خزانہ تھیں۔ خدا کرے آپ جو دعائیں اپنی زندگی میں کر گئی ہیں وہ ہمیشہ جماعت کو، سارے خاندان کو اور آپ کی ساری اولاد کو پہنچتی رہیں۔

جماعت کے قیمتی وجود آہستہ آہستہ ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں مگر اے خدا تو نہ ہمیں چھوڑنا۔ اے ربّ کریم جماعت کی تمام مشکلات آسان کر دے۔ ہدایت اور ترقی کے راستے کھول دے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو اپنی حفظ و امان میں رکھیو۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ لندن اس صدمۂ عظیمہ کے وقت حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا، محترمہ بیگم صاحبہ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترمہ بیگم صاحبہ محترم کرنل ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب، محترم نواب محمد احمد خان صاحب، محترم نواب مسعود احمد خان صاحب اور تمام خاندان سے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ملتجی ہیں کہ ہمارا مہربان خدا حضرت سیدہ مرحومہ کو مغفرت کی چادر میں ڈھانپ کر اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرما کر اپنے پیاروں کا قرب عطا فرمائے۔ آمین

(ممبرات لجنہ اماء اللہ لندن)

جماعتِ احمدیہ وینکوور (کنیڈا)

جملہ افراد جماعت کے لئے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی وفات کی تکلیف دہ خبر بڑے غم و اندوہ کا موجب ہوئی۔ مورخہ ۵ جون بروز اتوار بعد نماز ظہر و عصر نماز جنازہ غائب پڑھی گئی۔ اس موقع پر نئی دنیا کے کنارہ پر بسنے والی یہ جماعت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ سے دلی غم و افسوس کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ مولا کریم دونوں خاندانوں کے جملہ افراد اور جملہ احباب جماعت کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ہم بے شک اس مقدس ہستی کے ارشادات، نصائح اور قیمتی دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں مگر ہمیں یقین ہے کہ ان کی ہوئی دعائیں ہمارے حق میں پوری ہوتی رہیں گی، انشاء اللہ۔

(ممبران جماعتِ احمدیہ وینکوور (کنیڈا)

ضرورت ہے

چند قابلِ اعتماد اور مستعد کارکنوں کی ضرورت ہے۔ عمر ۳۰ سے ۴۰ سال کے درمیان ہو۔ فوج سے فارغ شدہ افراد کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند احباب متعلقہ امیر/پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

(وکیل الزراعت تحریکِ جدید انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

احمدی جنتری کے متعلق ضروری اطلاع

برادرم حافظ مبین الحق صاحب شمس مرحوم کی وصیت کے مطابق "احمدی جنتری" کی ترتیب و تدوین کا فریضہ اب مکرم شیخ عبد الماجد صاحب آف لاہور (سابق ایڈیٹر "فاروق"۔ سوونیئر مجلس لاہور و مہتمم "تصویری تبلیغی نمائش") سر انجام دیا کریں گے۔ مفید حوالہ جات، تجاویز اور اشتہارات سے متعلق جملہ خط و کتابت اب ان سے درج ذیل پتہ پر کی جائے۔

شیخ عبد الماجد بی۔اے۔ چوک کمبوہ۔ بلینکرز سٹریٹ۔ پیر غازی روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور

(خاکسار رانا محمد یوسف ابن مکرم میاں محمد یامین صاحب مرحوم تاجر کتب آف قادیان)

درخواستِ دعا

مکرم سید شاہ محمد صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ہسپتال میں زیرِ علاج رہے ہیں۔ ویسے اب انہیں کچھ افاقہ ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(سید منیر احمد باہری دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

پشاور اور اس کے تواریخی مقامات۔ درہ خیبر۔ درہ کوہاٹ۔ وادئ سوات اور اس کے قدیم بدھ تواریخی کھنڈرات۔ وادی کرم پارہ چنار۔ چترال۔ کافرستان۔ نیز گلگت اور ہنزہ کی سیاحت کے لئے زیر نگرانی ماہرین ہم سے رجوع کریں۔

ٹریول ایشیاء۔ ٹور آپریٹرز۔ ۴۴ سنہری مسجد روڈ
پشاور صدر۔ ٹیلیفون ۷۵۱۳۰

کراچی میں

روزنامہ الفضل کے اجراء۔ بقایا جات کی ادائیگی۔ پتہ جات کی تصحیح اور الفضل میں بروقت اعلانات و اشتہارات کی اشاعت اور دیگر معلومات کے لئے احمدیہ ہال میں نمائندہ الفضل کراچی مکرم عبد الرشید صاحب سماٹری سے رجوع فرماویں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴